تدفین:

تدفین یعنی میت کو قبر میں رکھ کر اس پر مٹی ڈالنا بھی فرض کفایہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا ﴿٢٥﴾ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا ﴿٢٦﴾﴾ (المرسلات: ٢٥ - ٢٦) ترجمہ: کیا ہم نے زمین کو سمیٹ کر رکھنے والی نہیں بنایا، زندوں کے لیے بھی اور مُردوں کے لیے بھی. تدفین دن میں بھی ہو سکتی ہے اور رات میں بھی۔ اگر رات میں تدفین مشکل ہو اور سب کام ڈھنگ سے نپٹائے نہ جاسکیں تو اچھا یہ ہے کہ دن ہی میں تدفین ہو۔ جان بوجھ کر عمداً سورج نکلتے وقت یا ٹھیک دوپہر میں یا سورج غروب ہوتے وقت تدفین نہیں کرنی چاہئے۔ ہاں تدفین دوسرے اوقات میں شروع ہوئی ہو اور یہ اوقات آجائیں تو کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح اگر میت کا جسم خراب ہو رہا ہو یا اور کوئی ناگہانی ہو تو ان اوقات میں بھی تدفین کی جاسکتی ہے۔ قبر کو گہری رکھنا چاہئے تاکہ لاش محفوظ رہے۔ میت کو قبر میں اتارتے وقت پیر کی طرف سے اتارنا چاہئے۔ یہ سنت ہے۔ اگر مشکل ہو تو جو ممکن ہو وہ کرنا چاہئے۔ قبر میں رکھنے کے بعد میت کا چہرہ قبلہ کی طرف کر دینا چاہئے اور داہنی کروٹ لٹانا چاہئے۔ کفن کے بندھن کھول دینا چاہئے۔ جو قبر میں میت کو لٹائے اسے لٹاتے وقت یہ کہنا چاہئے: «بِسْمِ اللَّهِ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ»

حاضرین کو کم سے کم تین مٹھی مٹی سرہانے سے ڈالنا چاہئے۔ تدفین سے فراغت کے بعد وہیں کھڑے ہو کر میت کیلئے دعا کرنی چاہئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تدفین سے فارغ ہوتے وہیں کھڑے ہو کر لوگوں سے کہتے کہ تم لوگ اپنے بھائی کی مغفرت اور اللہ تعالی سے اس کی ثابت قدمی کی دعا کرو کیونکہ ابھی اس سے سوال جواب ہو گا (ابو داؤد) قبر پر بیٹھنا، اس پر چلنا، سونا، بول و براز کرنا، کھانا، پینا یہ ساری حرکتیں غلط ہیں۔ ان سے بچنا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ، فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ» کسی قبر پر بیٹھنے سے بہتر یہ ہے کہ آدمی کسی انگارے پر بیٹھ

جائے۔(اکثر محدثین) پرانی قبر کو اس وقت تک نہیں اکھاڑنا چاہئے جب تک گمان ہو کہ اس میں میت کی ہڈیاں ہوں گی۔اسی طرح مردہ کی ہڈیاں اگر ملیں تو انہیں توڑنا یا نقصان نہیں پہنچانا چاہیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گناہ میں زندہ یا مردہ کی ہڈیاں توڑنا برابر ہیں۔(ابو داؤد، احمد، ابن ماجہ) اگر ضرورت یا مصلحت کا تقاضا ہو تو دفن کرنے کے بعد میت کو دوسری جگہ دفن کیا جاسکتا ہے۔اسی طرح ایک قبر میں اگر حالات تقاضا کریں تو ایک سے زائد لاشیں دفنائی جاسکتی ہیں۔موت کے بعد یا تدفین کے وقت اگر میت پر کوئی روئے تو یہ فطری امر ہے۔ہاں بلند آواز سے رونا، بین کرنا، ماتم کرنا، چیخنا چلانا جائز نہیں۔رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا جب انتقال ہوا تو آپ ﷺ کی آنکھیں چھلک پڑیں اور آپ نے فرمایا: آنکھیں اشک بار ہیں۔دل غمزدہ ہے لیکن ہم وہی کہیں گے جو ہمارے رب کی مرضی ہو۔اے ابراہیم بے شک ہم تمہاری جدائی سے غمگین ہیں۔ (بخاری)

نازیبا حرکات کے سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الخُدُودَ، وَشَقَّ الجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الجَاهِلِيَّةِ» جو اپنا منھ پیٹے، گریبان پھاڑے اور ایام جاہلیت کی باتیں دہرائے وہ ہم میں سے نہیں (متفق علیہ) انتقال پر صبر کرنا چاہئے اور اللہ کے فیصلہ پر سر تسلیم خم کرنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا چاہئے اور یہ دعا کرنی چاہئے:

«اللهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي، وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا» (مسلم، ابو داؤد، ترمذی) اے اللہ میری اس مصیبت کو باعث اجر بنا اور اس سے بہتر عطا فرما۔

ایک مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے بھائی کی تعزیت کرے تاکہ اس کا غم ہلکا ہو۔اسے اللہ کی مرضی پر راضی رہنے کی تلقین کرے اور میت کے لئے یہ دعا کرے: «إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ، وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ، وَلْتَحْتَسِبْ» (متفق علیہ) بے شک جو ملا اور جو گیا سب اللہ ہی کا ہے۔اللہ کے یہاں ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے۔لہذا صبر کرو اور اجر کی نیت رکھو غرض یہ کہ دل داری اور غم خواری کی جائز حد تک جو بھی ممکن ہو ضرور کرنا چاہئے۔